بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وبہ نستعین

# اداریہ!

فقہ اسلامی کے مصادر میں چار بنیادی مصادر قرآن سنت اجماع اور قیاس ہیں، جو مسئلہ ان چاروں میں سے کسی ایک سے ثابت ہو جائے اسے امت مسلمہ بلا چون وچرا تسلیم کرنے اور اس پر عمل پیرا ہونے کو واجب خیال کرتی ہے۔ ایسا اس لئے ہے کہ امت مسلمہ کے ہر دور کے مسلم علماء نے اسے ایسا کرنا سکھایا ہے اور ان علماء نے یہ عمل جنابِ رسولِ مقبول ﷺ سے بالواسطہ سنت کے طور پر لیا ہے۔ یہ تو ایسے مسائل کی بات ہے جو مذکورہ چار مصادر میں سے کسی ایک مصدر سے ثابت ہو جائیں، اور اگر کوئی مسئلہ ایک سے زائد مصادر سے ثابت ہو تو اس کی حیثیت اور بھی مستحکم اور اس پر عمل میں اتنی ہی زیادہ شدت مطلوب، چنانچہ کبھی کوئی مسئلہ فرضیت کے درجہ میں تو کبھی وجوب کے درجہ میں واجب العمل ہوتا ہے بصورت دیگر مسنون یا مستحب قرار پاتا ہے۔ ختم نبوت کا مسئلہ بھی دین کے ایسے ہی مسائل میں سے ہے کہ جس پر ایمان وعمل فرضیت اور وجوب کے درجہ میں ہے۔ قرآنِ کریم فرقانِ حکیم نے **ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین** کہہ کر ختمِ نبوت پر ایمان کو فرض کا درجہ عطا کیا، سنت نے حضور ﷺ کے ان الفاظ "**انا خاتم النبیین لا نبی بعدی**" کو محفوظ کر کے ختم نبوت پر ایمان وایقان کی فرضیت کو اور بھی اجاگر کر دیا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مسئلہ ختم نبوت پر اجماع نے اس کی حیثیت اور واضح کر دی اور جھوٹے مدعیان نبوت کے خلاف برسر پیکار ہو کر اس مسئلہ کی اہمیت اور حساسیت کو مزید مبرہن کر دیا۔

الاقتصاد فی الاعتقاد میں حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا: امت نے اس لفظ (لا نبی بعدی) سے بالاجماع یہ سمجھا کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں یہ سمجھا دیا ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کبھی بھی کوئی نبی ورسول نہیں آئے گا۔ اور یہ بھی کہ اس میں کسی تاویل اور تخصیص کی گنجائش نہیں ہے جو شخص اس کی تاویل کر کے اسے خاص معنی کے ساتھ مخصوص کرے تو اس کا کلام مجنونانہ بکواس کی قسم سے ہے۔ اور کوئی تاویل اس پر کفر کا حکم لگانے میں مانع نہیں ہے۔ کیونکہ وہ اس نص کو جھٹلا رہا ہے جس کے متعلق تمام امت کا اجماع ہے کہ اس کی تاویل وتخصیص نہیں کی جاسکتی۔ (امام غزالی)

☆ اذا کان رب البیت بالدف مولعا.........فشیمۃ اھل البیت کلھم رقص ☆

یہی وجہ ہے کہ عہد خلافت راشدہ (عہد صدیقی) میں جب مسیلمہ کذاب نے ختم نبوت کا انکار اور از خود ادعائے نبوت کیا تو جمہور صحابہ نے اسے بالاتفاق کافر قرار دیا اور اس کے خلاف حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی قیادت میں لشکر کشی کر کے اس فتنہ کو دفن کر دیا۔ یہ ایک خون آشام جنگ تھی جس میں ۱۲۰۰ جلیل القدر صحابہ نے سر دھڑ کی بازی لگا کر جامِ شہادت نوش کیا۔ ان میں سات سو تو عالم و حافظ قرآن تھے۔ اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ یہ جنگ کس قدر شدید رہی ہوگی۔ اسلامی تاریخ کے غزوات پر نظر ڈالی جائے تو تمام غزوات میں مجموعی طور پر ۲۵۹ صحابہ کی شہادت ہوئی جبکہ ختم نبوت کی اس ایک جنگ (جنگ یمامہ) میں ۱۲۰۰ صحابہ شہید ہوئے۔

ختم نبوت کی یہ جنگ مسلمانوں نے جیت لی، تاہم اس جنگ کا خطرہ آئندہ ادوار میں ہر وقت رہا اور متعدد مسلم حکمرانوں کے دور میں یہ فتنہ بار بار سر اٹھاتا رہا۔ چنانچہ ہر مسلم حکمران نے اس فتنہ کی سرکوبی کو اپنا فرض منصبی سمجھا اور مدعیان نبوت کا قلع قمع جاری رکھا۔ تا آنکہ ہندوستان میں یہ فتنہ انگریز کے کاشت کردہ پودے کی صورت میں قادیان میں نمودار ہوا۔ پھر اس نے اپنے دور کے جید علماء کو للکارنا شروع کر دیا۔ حتیٰ کہ حضرت مجدد گولڑوی پیر سید مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو باقاعدہ چیلنج کر ڈالا۔ ۲۵/ اگست ۱۹۰۰ء مناظرہ کی تاریخ طے پائی، مگر لاہور میں مناظرہ کی تاریخ خود طے کرنے والا مرزائے قادیان مناظرہ میں آنے کی جرأت سے محروم ہی رہا تا آنکہ تین روز تک بادشاہی مسجد لاہور میں تمام مکاتب فکر کے علماء و مشائخ حضرت مجدد کی قیادت میں منتظر رہ کر اور مظفر و منصور ہو کر واپس ہوئے۔ ۲۵/ اگست ۱۹۰۰ء کا یہ دن یوم الفتح کے طور پر آج بھی منایا جاتا ہے اور گزشتہ چند برسوں سے گولڑہ شریف (اسلام آباد) اور لاہور میں اس حوالہ سے کانفرنسز و سیمینارز کا اہتمام ہوتا ہے۔

پاکستان میں قادیانیت کے حوالے سے دوسرا معرکہ اس وقت شروع ہوا جب ربوہ میں چناب ایکسپریس پر حملہ ہوا، پھر تحریک چلی اور اس تحریک کے نقطہ عروج پر ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء پاکستان کی تاریخ کا وہ خاص یادگار دن ہے جب قادیانیوں کو پاکستان کی اس وقت کی قومی اسمبلی نے باضابطہ طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ چنانچہ ۷ ستمبر کو ملک کے طول و عرض میں اس تاریخی دن کی بازگشت سنائی دیتی ہے اور بعض شہروں میں اس موقع کی مناسبت سے تقریبات بھی ہوتی ہیں۔

ختم نبوت کا مسئلہ نہ صرف عقائدی ہے بلکہ یہ فقہی بھی ہے اور سب سے بڑھ کر ہر مسلمان کے ایمان کا مسئلہ ہے۔ اللہ رب العزت اہلِ اسلام کو ختم نبوت کے معاملہ میں استقامت عطا فرمائے۔ (آمین)

☆ اگر زباغ رعیت ملک خورد سیبی ...... برآورند غلامان او درخت از بیخ ☆